

باب 2

اصطلاح، تصور اور سماجیات میں ان کا استعمال (Terms, Concepts and Their Use in Sociology)

I

تعارف

دوسرے الفاظ میں ہم یہ جانا شروع کرتے ہیں کہ کس طرح سماج خود بخود عمل کو انجام دیتا ہے۔ کیا یہ ہم آہنگ یا تصادم سے پر ہیں؟ کیا حیثیت اور کردار طے ہوتے ہیں؟ سماجی ضبط کس طرح کام کرتا ہے؟ کس طرح کی غیر بر ابری موجود ہے؟ سوال پھر بھی باقی رہ جاتا ہے کہ اسے سمجھنے کے لیے ہمیں مخصوص اصطلاحات اور تصورات کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ سماجیات کے لیے ہمیں خاص اصطلاحات کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟ اگرچہ ہم اپنے روزمرہ کی زندگی میں حیثیت اور کردار یا سماجی ضبط جیسی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔

کسی مضمون جیسے نیوکلیئر فریکس جوان مواد سے تعلق رکتا ہے جنہیں عام لوگ نہیں جانتے اور جن کے لیے عام بول چال کی زبان میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ اس سے یہ واضح ہے کہ مضمون کے لیے اپنی ایک اصطلاح ہونی چاہیے۔ تاہم سماجیات کے لیے اصطلاحات اور بھی زیادہ ضروری ہیں۔

پہلے باب میں ہمیں سماج اور سماجیات ان دونوں تصورات کے بارے میں واقفیت حاصل ہوئی۔ ہم نے دیکھا کہ سماجیات کا مرکزی کام سماج اور فرد کے باہمی تعلقات کو ڈھونڈنا ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ افراد سماج میں من مانی ڈھنگ سے نہیں رہ سکتے۔ وہ اجتماعی گروہوں جیسے خاندان، قبیلہ، ذات، طبقہ، نسل اور قوم کا حصہ ہوتے ہیں۔ اس باب میں ہم آگے گروہوں کی اقسام جنہیں افراد تقسیل دیتے ہیں، غیر مساوی نظم و ترتیب کی شتمیں، طبقہ بندری کا نظام جس کے تحت ہر افراد اور گروہوں کا اپنا مقام ہے، سماجی کنشروں کے کام کرنے کے طریقے وہ کردار جو افراد کے ہیں اور ان کی ادائیگی اور وہ منصب جن پر وہ موجود ہیں، ان سمجھی کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

سماج میں تصورات پیدا ہوتے ہیں جس طرح سماج میں مختلف قسم کے افراد اور گروہ ہوتے ہیں ٹھیک اسی طرح کئی قسم کے تصورات اور خیالات ہوتے ہیں۔ سماجیات سماج کو سمجھنے کے لیے مختلف طریقوں کے نشاندہی کرتا ہے اور جدید دور میں لائی گئی ڈرامائی سماجی تبدیلی کو بھی مد نظر رکھتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح سماجیات کے ارتقاء کے ابتدائی مرحلے پر بھی سماج مخالف اور مسابقاتی نظریات موجود تھے۔ اگر کارل مارکس کے لیے طبقہ اور تصادم سماج کو سمجھنے کے لیے اہم نظریات تھے تو سماجی اتحاد اور اجتماعی سوچ اسے میل درکھیم کی اہم اصطلاحات تھیں۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد کے سماجیات پر ساختی و فنا کی نظریے کا بہت گہرا اثر پڑا جنہوں نے سماج کو ہم آہنگی کے لیے ضروری قرار دیا۔ انہوں نے سماج کا موازنہ ایک عضویہ سے کرنا زیادہ سودمند سمجھا جس میں مختلف اجزاء کے عمل کل (Whole) کو قائم رکھتے ہیں۔ دوسرے وہ مفکرین جو خاص طور پر کارل مارکس سے متاثر تھے، انہوں نے سماج میں پوشیدہ تصادم کو دیکھا۔

سماجیات میں کچھ لوگوں نے افراد کے نظر یہ یعنی خورد تعامل، مانکرو اور نیشن، کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کی۔ جبکہ دوسروں نے بڑی ساختوں (میکرو ساخت) جیسے طبقے، ذاتیں، بازار، ریاست اور برادری سے بھی شروعات کی ہے۔ منصب اور کردار جیسے تصورات فرد کے ساتھ شروع ہوتے ہیں۔ سماجی ضبط یا طبقہ بندی جیسے تصورات اسی وسیع سلسلے سے شروع ہوتے ہیں جن میں افراد کو پہلے سے ہی رکھا گیا ہے۔

صرف اس لیے کہ اس کا مواد مضمون جانا پہچانا ہے اور انہیں واضح کرنے کے لیے الفاظ موجود ہیں۔ ہم اپنے آس پاس کے سماجی اداروں سے اتنی اچھی طرح واقف ہوتے ہیں کہ ہم انہیں واضح طور پر باریکی سے نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ (بر جر 25:1976)۔

مثال کے طور پر ہم یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ چونکہ ہم خاندان میں رہتے ہیں اس لیے اس کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ اس طرح سماجیاتی علم کو فہم عامہ یا فطری تشریح کے ذریعہ واضح کرنا چاہیے۔ جس کے بارے میں ہم باب 1 میں بحث کرچکے ہیں۔

پچھلے باب میں ہم نے دیکھا کہ ایک مضمون کی حیثیت سے سماجیات کی رومناد یا تاریخ کس قسم کی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح کچھ مادی اور ذہنی ترقی سماجیات کے پس منظر اور اس کے تعلق کو شکل دیتی ہے۔ اسی طرح سماجیاتی تصورات یہ بھی اپنی کہانی ہے جو بتائی جائے۔ بہت سارے تصورات یہ دھلاتے ہیں کہ سماجی مفکرین کا سروکار سماجی تبدیلیوں کو سمجھنے اور ان کا خاکہ کھینچنے سے ہے جن کا قبل جدیدیت سے لے کر بعد جدیدیت تک منتقل ہونا لازمی رہا ہے۔

مثال کے طور پر ماہرین سماجیات نے یہ دیکھا کہ آسان، چھوٹے اور روایتی سماجوں میں باہمی تفاضل گہرے اور اکثر آمنے سامنے کے ہوتے ہیں جبکہ جدید وسیع سماجوں میں یہ تفاضل رسی ہوتا ہے۔ اسی لیے انہوں نے ابتدا سے ثانوی گروہوں برادری سے سماج اور انجمن کے درمیان فرق کو واضح کیا ہے۔ دوسرے تصورات جیسے طبقہ بندی یہ واضح کرتی ہے کہ ماہرین سماجیات کی دلچسپی سماج میں گروہوں کے درمیان ساختی غیر مساویت سمجھنے میں ہے۔

سرگرمی 1

- کلاس میں بحث و مباحثہ کے لیے کسی ایک موضوع کا انتخاب کیجیے:
- ترقی کے لیے جمہوریت معاون ہے یا پھر ایک رکاوٹ۔
 - جنسی مساوات سماج میں ہم آہنگی پیدا کرتی ہے یا پھر زیادہ تقسیم۔
 - سزاویسیع پیمانے پر نتگتو تصادم کو ختم کرنے کا ہتھیں طریقہ ہے۔
 - دوسرے موضوعات کے بارے میں سوچیں۔
 - کسی قسم کے اختلافات پیدا ہوتے ہیں؟ کیا وہ اس صورت کو پیش کرتے ہیں کہ ایک اچھا سماج کس طرح کا ہونا چاہیے۔
 - کیا وہ افراد کے مختلف خیالات کو ظاہر کرتے ہیں؟

II

سماجی گروہ اور سماجیات

سماجیات انسانوں کی سماجی زندگی کا ایک مطالعہ ہے۔ انسانی زندگی کی ایک معنوی خصوصیت یہ ہے کہ انسان سماجی گروہوں

اہم نقطہ یہ ہے کہ یہ درجہ بندیاں اور فتیمیں جن کا ذکر ہم سماجیات میں کرتے ہیں، ہماری مدد کرتی ہیں اور یہ کہ وہ ذریعہ ہیں جن سے ہم حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ یہ سماج کو سمجھنے والے تالے کی چاپیاں ہیں۔ سمجھنے کے ہمارے اس عمل میں یہ ابتدائی نقطہ ہے حرف آخر نہیں۔ پر کیا ہوگا اگر ان چاپیوں پر زنگ لگ جائے یا مڑ جائیں یا ہماری کوششوں میں کھڑی نہ اتریں۔ ان حالات میں ہمیں چاپیوں کو بدلنے یا سدھارنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ سماجیات میں ہم تصورات اور درجات کا استعمال کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ ان کو جانچتے بھی ہیں۔

عموماً ایک ہی سماجی ہستی کے بارے میں مختلف قسم کی تعریفوں یا خیالات یا تصورات کے ساتھ ساتھ موجود رہنے سے نمایاں طور پر مشکل پیش آتی ہے۔ مثال کے طور پر تصادم کا نظریہ بنام تفاضل نظریات متعدد طریقہ کار سماجیات کے لیے خاص طور پر بہت ہی حساس ہوتے ہیں اور یہ تالے نہیں جاسکتے ہیں کیونکہ سماج میں خود ہی تنوع ہے۔



یہ کس طرح کے گروپ ہیں

کے تین انجان یا پھر کم آگاہ ہوتے ہیں۔ سماجی طبقہ، منصب گروہ، عمر اور جنہیں گروہ بھیڑ کو نیم گروہ کی مثال کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے جیسا کہ یہ مثالیں واضح کرتی ہیں نیم گروہ وقت اور مخصوص حالات میں سماجی گروہ بن سکتا ہے۔ مثلاً ایک خاص سماجی طبقہ یا ذات یا برادری سے جڑے افراد کو ایک اجتماعی شکل کے طور پر منتظم کیا جاسکتا ہو۔ ابھی ان میں ”ہم“ کا جذبہ ڈالنا باقی ہو۔ لیکن طبقوں اور ذاتوں نے وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ سیاسی گروہوں کو پیدا کیا ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے مختلف طبقوں کے لوگوں نے لمبے برطانوی تشدد کے ساتھ ساتھ اپنی بیچان کو ایک گروہ کے طور پر بھی ترقی دی ہے۔ ایک ملک جس کا ملا جلا اور مشترکہ مستقبل ہے۔ تحریک نسوال نے خواتین کے گروہ اور تنظیم کا تصور سامنے رکھا۔ یہ تمام مثالیں ہمارے ذہن کو اس طرف متوجہ کرتی ہیں کہ کس طرح گروہ ابھرتے ہیں، بدلتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں۔ ایک سماجی گروہ میں کم از کم مندرجہ ذیل خصوصیات ہونی چاہیے:

کے ساتھ باہمی عمل کرتا ہے۔ بات چیت کرتا ہے اور ان اجتماعی گروہوں کو بناتا بھی ہے۔

سماجیات کا تقابی اور تاریخی پس منظر دو واضح غیرِ قساندہ تصورات کو سامنے لانا ہے۔ پہلا یہ ہے کہ ہر ایک سماج میں چاہے وہ قدیم ہو جا گیر دارانہ ہو یا جدید ہو، ایشیائی ہو یا یورپین یا افریقی ہو، انسانی گروہ اور اجتماعیت موجود ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مختلف سماجوں میں گروہوں اور اجتماعیت کی الگ الگ فتمیں ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ لوگوں کی بھیڑ ایک سماجی گروہ کی تشکیل کرے۔ مجموعی تعداد صرف لوگوں کا گروہ ہوتا ہے جو ایک وقت میں ایک ہی جگہ ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے کوئی واضح تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ریلوے اسٹیشن یا ہوائی اڈے یا بس اسٹاپ پر انتظار کرتے یا سینما دیکھتے ہوئے افراد بھیڑ کی مثال ہیں۔ ان مجموعی تعداد کو نیم گروہ کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ کس طرح کے گروہ ہیں؟

ایک نیم گروہ ایک مجموعہ یا ملا جلا گروہ ہوتا ہے جس میں ساخت یا تنظیم کی کمی ہوتی ہے اور جس کے افراد گروہ کے وجود

سرگرمی 2

ایک نام لکھے جو ہر ایک عنوان کے تحت مناسب ہو۔

ذات	ایک ذات کے خلاف تحریک
طبقہ	طبقہ پرمنی تحریک
خواتین	تحریک نسوال
قبیلہ	ایک قبائلی تحریک
دیہی	ایک ماحولیاتی تحریک

بحث کریں کہ کیا یہ تمام ابتداء میں ہی ایک سماجی تنظیم تھے یا نہیں اور اگر کچھ نہیں تھے تو ہم کس بنیاد پر ہم ان کے لیے سماجی تنظیم لفظ کا استعمال کر سکتے ہیں۔

کرے گی وہ یہ ہے کہ طبقہ بندی کے اس طریقے میں بھی ایک طرح کا نمونہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر معاملات میں وہ اس طریقے کے فرق کو واضح کرتے ہیں کہ لوگ روایتی اور چھوٹے سماجوں میں ایک جدید اور برے سماجوں میں کس طرح اپنے اپنے گروہ بناتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ روایتی سماجوں میں نزدیکی اور قربت آمنے سامنے کے تعلق سے ہوتی ہے جو جدید سماجوں میں غیر ذاتی لاتعلقی اور دوری کے حوالے سے ہوتی ہیں۔ حالانکہ مکمل طور پر یہ اختلاف شاید حقیقت کی صحیح وضاحت نہیں ہے۔

(Primary and Secondary Social Groups)

وہ گروہ جن سے ہم جڑے ہوتے ہیں ہمارے لیے یکساں طور پر اہم نہیں ہوتے۔ کچھ گروہ ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتے ہیں اور ہمیں دوسروں کے قریب لاتے ہیں۔ میں شاید ”ابتدائی گروہ“ سے مراد لوگوں کے ایک چھوٹے گروہ سے ہے جس میں نزدیکی، آمنے سامنے کے تعلقات اور تعاون پایا جاتا ہے۔ ابتدائی گروہ کے افراد میں تعلقات کے لیے ایک جذبہ ہوتا ہے۔ خاندان، گاؤں اور دوستوں کا گروہ اس کی مثال ہیں۔

(i) تسلسل کے لیے مستقل باہمی عمل

(ii) ان باہمی عمل کا استقراری طرز

(iii) دوسرے افراد کے ساتھ پہچان بنانے کے لیے اپنائیت کا جذبہ یعنی افراد گروہ اس کے قوانین رسم و رواج اور علامت کے بارے میں معلومات۔

(iv) عام دلچسپی

(v) عام معیار اور قدرتوں کو پہچانا

(vi) ایک واضح ڈھانچہ یا ساخت

یہاں سماجی ساخت سے مراد افراد یا گروہوں کے درمیان یکساں اور مکر طرز سے ہے جو افراد اور یا گروہوں کے درمیان تقاضا کرتے ہیں۔ ایک سماجی گروہ سے مراد متواتر تقاضا کرتے ہوئے ان لوگوں سے ہے جو ایک سماج میں عام دلچسپی، ثقافت، اور روایات اور ایک جیسی قدر میں رکھتے ہیں۔

گروہوں کی قسمیں (Types of Groups)

گروہوں پر مبنی اس حصے کے مطالعے سے آپ جان لیں گے کہ مختلف ماہرین سماجیات اور ماہرین بشریات نے گروہوں کو مختلف قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ اگرچہ آپ کو جو بات متاثر

سرگرمی 3

نو خیز عمر گروہوں کی وضاحت کرو۔ کیا یہ نیم گروہ یا سماجی گروہ ہیں؟ کیا زندگی کے مخصوص مراحل کی ایک شکل کے طور پر نو خیز عمر اور نو خیز جیسے تصورات ہمیشہ سے ہی موجود رہے ہیں؟ روایتی سماجوں میں بچوں کے بلوغت کے مرحلے میں داخل ہونے کو کس طرح پہچانا جاتا تھا؟ موجودہ دور میں اس گروہ/ نیم گروہ کو مضبوط بنانے میں بازار کی پالیسی اور اشتہارات کا کیا کچھ لیندا دینا ہے؟ ایک اشتہار کی شناخت کیجیے جو نو خیز یا نو خیز عمر گروہ سے کم عمر کے بچوں کو اپنا ہدف مقرر کرتا ہے؟ طبقہ بندی کے مختلف حصوں کی وضاحت کیجیے کہ وہ کس طرح امیر اور غریب اونچے اور نیچے طبقے محروم اور غیر محروم کی زندگی کے تجربات کا یہ نو خیز بہت ہی مختلف معانی نکال سکتے ہیں۔



دو گروہوں کے بچ فرق

صنعت کی پھرودت ہے کہ ہر فرد کا دوسراے افراد کے ساتھ بے لाग، سطحی اور عارضی رشتہ ہو۔ ہم ایک دوسراے کو جانے کے مقابلے میں معابدے یا عہد نامے کرتے ہیں۔ آپ برادری اور ابتدائی گروہ کو ایک جیسا مان سکتے ہیں اور انہم اور ثانوی گروہ کو ایک جیسا مان سکتے ہیں۔

ثانوی گروہ مقابلتاً بڑے ہوتے ہیں اور ان میں رسی اور غیر ذاتی تعلقات ہوتے ہیں۔ ابتدائی گروہ کا رخ افراد کی طرف ہوتا ہے جب کہ ثانوی گروہ مقاصد کو مد نظر رکھتے ہیں۔ اسکول، سرکاری دفاتر، اسپتال، طلباء کی انجمن وغیرہ ثانوی گروہ کی مثالیں ہیں۔

سرگرمی 4

کسی ایسی انجمن کے دستاویز کی نقل کیجیے جسے آپ جانتے ہوں یا جس کے بارے میں معلومات فراہم کر سکتے ہوں، مثال کے طور پر ایک رہائشی رفاهی انجمن، انجمن نسوان، ایک اسپورٹس کلب تم کو اس کے اغراض و مقاصد، رکنیت اور دیگر اصول و خواص جس سے اس کا ظشم چلتا ہو کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی۔ یہ ایک بڑے فیملی اجتماع کے ساتھ اس کا موازنہ کیجیے۔

آپ یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ کئی بار ایک رسی گروہ کے افراد کا باہمی ربط وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ گہرا ہو جاتا ہے اور وہ خاندان اور دوستوں کی طرح شامل ہو جاتا ہے۔ یہ بات اس نکتہ کو سامنے لاتی ہے کہ یہ تصورات مستقل اور نہ بدلنے والے ہوتے ہیں بلکہ وہ تو سماج اور اس کی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لیے بنیاد اور ذرائع ہوتے ہیں۔

برادری اور سماج یا انجمن (Community and Society of Association)

مختلف اور منضاد سماجی تعلقات اور طرز زندگی کی بنیاد پر پرانی اور نئی روایتی اور جدید، دینی و شہری زندگی کا موازنہ تب سے چلا آ رہا ہے جب سے قدیم ماہرین سماجیات نے اس مضمون کے لئے لکھنا شروع کیا۔

لکظ 'برادری' سے مراد ان انسانی رشتہوں سے ہے جو بہت زیادہ ذاتی، گہرے، اور طویل عمر ہوتے ہیں جہاں ایک فرد کی حصہ داری سچے دوستوں یا ایک منظم گروہ میں خاندان جتنی اہم نہیں ہوتی۔

سماج یا انجمن کا مفہوم پر ایک اس چیز سے ہے جو برادری کے برکس ہے۔ سماج کا مفہوم خاص طور پر جدید شہری زندگی کے غیر ذاتی، باہری اور عارضی رشتہوں سے ہے۔ تجارت اور

سرگرمی 5

دوسرے ممالک یا ہمارے ملک کے مختلف حصوں سے
مہاجرین کے تجربات کے بارے میں پتختے گائے۔
آپ کو معلوم ہو گا کہ گروہوں کے رشتے بدلتے اور تمیم
ہوتے رہتے ہیں۔ ایک بیرونی گروہ کے افراد اندروںی
گروہ کے افراد تسلیم کر لیے جاتے ہیں۔ کیا آپ تاریخ
کے حوالے سے اس عمل کے بارے میں معلومات فراہم
کر سکتے ہیں؟

حوالہ گروہ (Reference Group)

لوگوں کے سامنے ہمیشہ ایسے دوسرے گروہ موجود ہوتے ہیں
جن کی وہ عزت کرتے ہیں اور ان کے جیسا بنا چاہتے ہیں۔
وہ گروہ جن کے طرز زندگی کی نقل کی جاتی ہے حوالہ گروہ
کہلاتے ہیں۔ ہم ایسے گروہوں سے تو جڑے نہیں ہوتے ہیں
پر اپنی شناخت اس گروہ سے ضرور کرواتے ہیں۔ ثقافت،
طرز زندگی، حوصلہ اور مقاصد کی حوصلیابی کے سلسلے میں حوالہ
گروہ ایک اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔

استعماریت کے زمانے میں کئی متوسط طبقے کے
ہندوستانیوں نے بالکل انگریزوں کی طرح عمل کرنے کی کوشش
کی۔ اس طرح انہیں جیسی خواہشات رکھنے والے گروہ کے
لیے انہیں حوالہ گروہ کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ عمل
جنی تفریق پر مبنی تھا یعنی مردوں اور عورتوں کے لیے الگ
الگ پیانے تھے۔ اکثر ہندوستانیوں کی طرح پوشاش زیب تن
کرنا چاہتے تھے اور انہیں کی طرح کھانا بھی کھانا چاہتے تھے۔
لیکن وہ ساتھ ساتھ یہ بھی چاہتے تھے کہ ہندوستانی خواتین اپنا
رہن سہن ہندوستانی ہی رکھیں یا وہ اس بات کے آرزو مند بھی

اندروںی و بیرونی گروہ (In-Groups and Out-Groups)

اندروںی گروہ میں تعلق کا جذبہ ہوتا ہے۔ یہ جذبہ 'ہمیں' یا
'ہم' کو 'انہیں' یا 'وہ سب' سے الگ کرتا ہے۔ ایک اسکول
میں پڑھنے والے بچے اس اسکول سے نہ جڑے ہوئے
بچوں کے بال مقابل ایک اندروںی گروپ بناسکتے ہیں۔ کیا
آپ ایسے کسی دوسرے گروہ کے بارے میں سوچ سکتے
ہو؟

اس کے برعکس ایک بیرونی گروہ وہ ہوتا ہے جس سے
ایک اندروںی گروہ کے لوگ جڑے نہیں ہوتے۔ ایک
بیرونی گروہ کے افراد کو اندروںی گروہ کے افراد کی طرف
سے دشمنی کے عمل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ مہاجرین کو اکثر
بیرونی گروہ مانا جاتا ہے جبکہ جڑے ہونے یا نہ ہونے کی
درست تعریف وقت اور سماجی سابق کے ساتھ بدلتی رہتی
ہے۔

مشہور ماہر سماجیات ایم۔ این۔ سری نواس نے
1948 رام پورہ میں مردم شماری کرتے وقت یہ دیکھا کہ وہاں
کس طرح نئے اور پرانے مہاجرین کے نئے امتیاز کیا گیا تھا۔
وہ لکھتے ہیں:

”میں نے گاؤں والوں کو دو جملوں کا استعمال کرتے
ہوئے سنا جو کہ مجھے بے حد اہم معلوم ہوئے۔ نئے
مہاجرین کو ہمارت آمیز طریقے سے نئے موئے بند اور تو،
(کل یا پرسوں آتے ہوئے) کہہ کر پکارا جاتا تھا جبکہ
پرانے مہاجرین کا ذکر ارشو چندابند اور، (بہت پرانے
آئے ہوئے) یا ’کھادم کلا گالو‘ (پرانی نسل) کے طور پر
ان کا ذکر کیا گیا تھا۔“ (سری نواس 1996:33)۔

سماج کی تنظیم میں طبقہ بندی کا اہم مقام ہونے کے سبب طاقت اور مفاد کی غیر برابری سماجیات کے مطالعے کا مرکزی نکتہ رہا ہے۔ ہر ایک فرد اور خاندان کی زندگی کا ہر ایک پہلو طبقہ بندی سے متاثر ہوتا ہے۔ صحت بھی عمر، حفاظت، تعلیمی کامیابی، امور کی حصوں اور سیاسی اثر و رسوخ کے موقع یہ تمام چیزیں غیر برابری کی تقسیم کو منظم طریقے سے واضح کرتی ہیں۔ تاریخی طور پر انسانی سماج میں طبقہ بندی کے چار اہم نظام موجود رہے ہیں۔ غلامی، ذات جاندار اور طبقہ۔ غلامی غیر برابری کی انتہا ہے جس میں کچھ لوگوں کا دوسروں پر زبانی اختیار ہوتا ہے یہ چھوٹی مولی شکلوں میں کئی وقت اور کئی جگہوں پر موجود رہی ہے۔ لیکن غلامی کی دو اہم مثالیں قدیم یونان اور روم ہے جہاں اٹھارہویں صدی میں یونانیتیڈ اسٹیٹ آف امریکہ جنوبی صوبے میں ایک رسمی ادارے کی شکل میں غلامی کے اس نظام کو آہستہ آہستہ جڑ سے اکھڑا لیا۔ لیکن ہم نے ابھی بھی بندھوا مزدوری جاری رکھی ہے جس میں زیادہ تر بنچے ہی ہوتے ہیں۔ جاگیر دارانہ یورپ کی خصوصیت جانشیدا رہی ہے۔ ہم جانشیدا کے بارے میں یہاں ذکر نہیں کریں گے بلکہ سماجی طبقہ بندی کے نظام کی شکل کے طور پر ذات اور طبقہ کا مختصر آذ کر کریں گے۔ سماجی طبقہ بندی کی شکل کے طور پر طبقہ، ورن، جنس وغیرہ کے بارے میں ہم اگلی کتاب ”سماج کی سمجھی“ (Understanding Society) میں پڑھیں گے۔ (NCERT-2006)

ذات (Caste)

ذات کی بنیاد پر طبقہ بندی نظام میں فرد کی حیثیت پیدائش کے ذریعہ حاصل رتبہ پر قائم ہوتی ہے اور یہ حیثیت اس رتبے کی بنیاد پر نہیں ہوتی جیسے فرد نے خود اپنی زندگی میں حاصل کیا ہو۔

نظر آتے تھے کہ ہندوستانی خواتین پوری طرح سے نہ سہی پر تھوڑا بہت انگریز خواتین کے رہن سہن کو ضرور اپنا کیں۔ کیا آپ اسے آج بھی جائز مانتے ہو؟

ہم عمر گروہ (Peer Groups)

یہ ایک طرح کا ابتدائی گروہ ہے جو عموماً ہم عمر افراد یا یکساں پیشے کے لوگوں کے درمیان بنتا ہے ہم عمر دباؤ سے مراد ساختی کے ذریعہ ڈالے گئے سماجی دباؤ سے ہے کہ انسان کو کیا کرنا چاہیے یا کیا نہیں۔

سرگرمی 6

کیا آپ کے دوست یا آپ کے ہم عمر آپ کو متاثر کرتے ہیں کیا آپ اپنے کپڑوں، کردار، اپنی پسند کی موسیقی، اپنے پسند کی فلموں کے بارے میں اپنی منظوری پانا، منظوری سے متاثر ہوتے ہو؟ کیا آپ اسے سماجی دباؤ مانتے ہیں؟ بحث کرو۔

سماجی طبقہ بندی

سماجی طبقہ بندی سے مراد سماجی گروہوں کے درمیان ساختی غیر برابری کی موجودگی ہے۔ یہ غیر برابری مادی یا علاماتی مطالعے تک رسائی کی شکل میں ہوتی ہے۔ اس لیے طبقہ بندی آسان وضاحت لوگوں کے مختلف گروہوں کی غیر برابری کی شکل کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ اکثر سماجی طبقہ بندی کا موازنہ زین کی سطح پر موجود چٹان کی پرتوں سے کیا جاتا ہے۔ سماج کو تقسیم شدہ پرت کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ جس میں کئی پرتیں شامل ہوتی ہیں۔ سب سے اوپر طبقے کو زیادہ مراعات جبکہ نچلے طبقے کو سب سے کم سہولیات فراہم ہوتی ہیں۔

تھا شہروں میں سمجھی ذات اور مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد یہاں جمع ہوتے ہیں۔ ٹرین اور بسوں میں لوگوں کے سامنے اکثر پنجی ذات والوں کے ساتھ رگڑ جاتے ہیں۔۔۔ پھر بھی یہ نہیں مانا جانا چاہیے کہ ذات ختم ہو گئی ہے۔ (دیساںی 248: 1975)

جبکہ تبدیلی واقع ہوتی ہے امتیاز (بھید بھاؤ) کو دور کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا جیسا کہ مخاطب بیانیہ پیش کرتا ہے۔ ایک مل میں اس طرح کا کھلا ہوا بھید بھاؤ نہ ہو جیسا کہ گاؤں میں ہوتا ہے۔ لیکن ذاتی تفاصیل کے تجربہ دوسرا کہانی سناتے ہیں۔ پر مارنے مشاہدہ کیا:

”وہ ہمارے ہاتھوں سے پانی بھی نہیں پیتے تھے اور ہم سے بات چیت کرتے وقت کئی بار نازیبا الفاظ کا استعمال کرتے تھے۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ یہ محسوس کرتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ وہ اعلیٰ ہیں۔ برسوں سے ایسا ہی چلا آ رہا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم کتنا اچھا لباس پہنے ہوتے ہیں۔ وہ کچھ چیزوں کو اپانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔“ (فریکوایٹ ال۔ 150: 2004)۔

آج بھی ذات کی بنیاد پر بہت زیادہ امتیاز موجود ہے۔ اس وقت جمہوریت کے طریقہ کارنے ذات پات نظام کو متاثر کیا ہے۔ مفادی گروہ کے طور پر ذات نے طاقت حاصل کی ہے۔ ہم نے تفریق کی جانے والی ذات کے گروہ کو سماج میں جمہوری اختیارات کا طاقت کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

طبقہ (Class)

طبقہ کی کئی بار وضاحت کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہاں ہم مارکس ویبر اور تفاضلی نقطہ نظر مرکزی تاثرات کا ذکر مختصرًا کریں گے۔

کہنے کا مفہوم یہ قطعی نہیں کہ طبقاتی سماج میں حاصل کامیابی پر کوئی دباؤ نہیں ہوتا جو کہ نسل اور جنس کے تعلق سے ہیں جبکہ طبقاتی سماج کے مقابلے میں ذات کی بنیاد پر بنے سماج میں افراد کی حیثیت کا تعین حاصل شدہ رتبے کے ذریعہ ہوتا ہے۔

روایتی ہندوستان میں مختلف ذاتیں سماجی برتری کی تشکیل کرتی ہیں۔ ذات کی ساخت میں ہر ایک کا مقام دوسروں کے تعلق سے اس کی پاکیزگی یا آلوہگی کی شکل میں واضح تھا۔ پہاں عقیدہ یہ تھا کہ پیغمبر ایک جو کہ برمدن ذات تھے۔ سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں باقی سمجھی لوگوں سے افضل ہیں اور بیشتر ماس جن کوئی بار باہری ذات، کہا گیا سب سے زیادہ حقیر ہے۔ روایتی نظام کو عموماً برمدن، چھتری، ویشه اور شودر چارورن کے طور پر واضح کیا گیا ہے۔ حقیقت میں پیشہ کی بنیاد پر ان گنت ورن گروہ ہوتے ہیں جنہیں ذات کہا جاتا ہے۔

ہندوستان میں ذات کے نظام میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی آتی ہے۔ اوپنجی کھلائی جانے والی ذاتوں کی پاکیزگی کو بنائے رکھنے کے لیے اپنی ہی ذات میں شادی (داخلی زوجیت) و مذہبی رسومات میں پنجی کھلائی جانے والی ذاتوں کے ساتھ ربط سے اقتدار ضروری مانی جاتی تھی۔ شہر کے ذریعہ لائی گئی تبدیلیوں سے اسے لازماً چلنچ پیش ہوا۔ مشہور ماہرین سماجیات اے۔ آر دیساںی کے مندرجہ ذیل مشاہدے کو پڑھیے۔ شہر کے دوسرے سماجی اثرات پر ماہرین سماجیات اے۔ آر دیساںی کا تبصرہ اس طرح ہے۔

جدید صنعتیں، جدید شہروں کے وجود کا سبب نہیں۔ یہ شہر عالمی ہوٹلوں، ریسٹران، تھیٹر، ٹرام، بسوں، ریلوے سے بھر پور تھے۔ جدید سہولیات والے ہوٹل، ریسٹران جنہیں کام کرنے والوں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کے لیے بنایا گیا

سرگرمی 7

مرحوم صدر کے۔ آر۔ نارائن کی زندگی کے بارے میں اور زیادہ معلومات حاصل کیجیے اس حوالے سے حاصل شدہ اور حاصل کردہ حیثیت، ذات، اور طبقہ کی تصور کی وضاحت کیجیے۔

حصولیابی کی اس قسم کی کہانیاں موجود ہیں جو بہت ہی زیادہ نصحت کے قابل ہوتے ہیں۔ زیادہ تر حصول کے لیے طبقاتی نظام کی ساخت برقرار ہے۔ سماجی حرکت پذیری کا سماجی مطالعہ بہاں تک کہ مغربی سماجوں میں بھی مکمل حرکت پذیری کے مثالی نظریے سے کافی دور ہے۔ سماجیات کو دونوں دعوؤں ذات کے نظام اور امتیاز کی مضبوطی کے تین حصہاتی ہونا پڑتا ہے۔ خاص طور پر وہ جو اس نظام کے تحت پچھلی سطح پر ہیں نہ صرف سماجی بلکہ معاشری حالات بھی مخالف ہیں۔ دیہی ہندوستان میں آدمی سے زیادہ درج فہرست قبائل آبادی خط غربت سے پیچ رہتی ہے۔ یہ تناسب درج فہرست ذاتوں کے لیے تھوڑا کم تقریباً 43% بلکہ اس سے بھی کم ہے۔ یہ دوسرے سپماننده طبقوں کے لیے اور کم تقریباً 34% ہے (دیش پائٹے: 2003: 114)۔

حیثیت اور کردار (Status and Role)

دو تصورات ‘حیثیت’ اور کردار کو اکثر جڑواں تصور کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ حیثیت ایک سماج یا گروہ میں محس ایک مقام ہے ہر ایک سماج اور ہر ایک گروہ، میں ایسے کئی مقام ہوتے ہیں اور ہر ایک فرد ایک وقت میں ایسے کئی مقام پر فائز ہوتا ہے۔ اس طرح حیثیت سے مراد سماجی مقام اور ان سے جڑے معین اختیارات اور فرائض سے ہے۔ واضح کرنے کے لیے

مارکس کے نظریہ میں سماجی طبقہ بندی کی تعریف ان رشتہوں کے حوالے سے کی جاتی ہے جو ان رشتہوں اور پیداوار کے ذرائع کے درمیان ہوتے ہیں۔ سوال پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا گروہ کا پیداوار کے ذرائع جیسے زمین یا فیکٹری پر بھی ان کا حق ہوتا ہے؟ یا وہ صرف اپنی محنت و مشقت سے ہی ماک ہوتے ہیں؟ ویر نے لفظ ‘زندگی کے موقع’ کا استعمال کیا ہے جس کا مفہوم بازار کی استطاعت منافع اور تیجے سے ہے۔ ویر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ غیر برابری معاشری تعلقات پر بنی ہو سکتی ہے لیکن بے کار اور سیاسی طاقت کی بنیاد پر بھی ہو سکتی ہیں۔

سماجی طبقہ بندی کے تفاضلی نظریے کی شروعات عام مفروضات یا تفاضلیت کے یقین کے ساتھ ہوتی ہے کہ کوئی بھی سماج بے طبقہ اور بغیر طبقہ بندی نہیں ہے۔ اہم تفاضلی ضروریات اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ سماجی طبقہ بندی کی موجودگی ہمہ گیر ضرورت کے تحت ہے۔ ہر ایک فرد کو سماجی ڈھانچے میں بنائے رکھنے کے لیے الگ الگ ضروریات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے سماجی طبقہ بندی یا غیر برابری کو لاشوری کی حالت میں ترقی دی گئی جس سے کہ یہ سماج کا وہ ذریعہ بن گیا جو یہ معین کرتا ہے کہ سب سے زیادہ لوگوں کو سوچ سمجھ کر سب سے زیادہ قابل لوگوں کے ذریعہ مقرر کیا گیا ہے۔ کیا یہ حقیقت ہے؟

ایک روایتی ذات کے نظام میں سماجی درجہ بندی سخت مضبوط اور معین ہوتی ہے جو ان سماجوں میں نسل درسل چلتی رہتی ہے۔ اس کے برعکس جدید طبقاتی نظام کھلا ہوا ہے اور حصولیابی پر مبنی ہے۔ جمہوری سماجوں میں سب سے محروم طبقے اور پیچی ذات، فرد اور پیچے عہدے تک پہنچنے پر کوئی بھی قانونی طور پر انہیں روک نہیں سکتا ہے۔

حیثیتوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ دوسری طرف حاصل کردہ (اکتسابی) حیثیت وہ سماجی حیثیت ہے جسے ایک فرد اپنی خواہش، صلاحیت کارکردنی، فضیلت اور پسند کے ذریعہ حاصل کرتا ہے۔ حاصل کردہ حیثیت کے لیے سب سے زیادہ اہم اساس تعلیمی لیاقت، آمدی، پیشہ و رانہ لیاقت ہے۔ جدید سماجیوں کی خصوصیات کا تعین حصولیابی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ممبران کو کارکردنی کی بنیاد پر عزت دی جاتی ہے۔ تم نے اکثر ویشور یہ جملہ سنा ہوگا۔ ”تمہیں اپنے آپ کو ثابت کرنا ہوگا۔“ روایتی سماجیوں میں آپ کی حیثیت پیدائش کے ساتھ ہی طے ہو گئی تھی۔ تاہم جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، جدید سماجیوں میں جو حصولیابی پرمنی سماج ہوتے ہیں اکتسابی حیثیت کی اہمیت رکھتی ہے۔

حیثیت اور وقار ایک دوسرے سے جڑی اصطلاحات ہیں۔ ہر ایک حیثیت کے مطابق حقوق اور قدریں ہوتی ہیں۔ قدریں سماجی رتبے سے جڑی ہوتی ہیں۔ اس رتبے سے جڑے فرد یا اس کے عمل سے نہیں۔ حیثیت سے جڑی قدریں کو وقار کہتے ہیں۔ اپنے وقار کی بنیاد پر لوگ اپنی حیثیت کو اونچایا نیچا درجہ دے سکتے ہیں۔ ایک دکاندار کے مقابلے میں ڈاکٹر کا وقار زیادہ ہوتا ہے، اگرچہ اس کی آمدی کم ہوتی ہے۔ یہ توجہ دینا ضروری ہے کہ کس پیشہ کو وقار کا پیشہ مانا جاتا ہے۔ یہ تصور سماج اور وقت کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔

سرگرمی 8

آپ کے سماج میں کس طرح کی ملازمت کو وقار کی ملازمت مانا جاتا ہے۔ اپنے دوستوں کے ساتھ موازنہ کیجیے۔ یکسانیت اور فرق پر بحث کیجیے۔ اس کے اسباب کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

ماں کی ایک حیثیت ہوتی ہے جس میں اس کردار کو نبھانے کے کئی معیار ہوتے ہیں اور ساتھ کچھ ذمہ داریاں اور حقوق بھی۔ کردار حیثیت کا حرکی یا کرداری پہلو ہے ہم حیثیت پر فائز ہوتے ہیں لیکن کردار کو نبھایا جاتا ہے۔ یہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ حیثیت ایک ادارہ جاتی کردار ہے اور یہ وہ کردار ہے جو سماج میں یا سماج کے کسی خاص ادارے میں منضبط، معیاری، اور رسمی بن چکا ہے۔

یہ واضح ہونا چاہیے کہ جدید پیچیدہ سماج میں جیسا کہ ہمارا سماج ہے ایک فرد اپنی زندگی میں مختلف حیثیتوں پر فائز ہوتا ہے۔ ایک اسکول کے طالب علم کی حیثیت سے آپ اپنے استاد کے شاگرد ہو سکتے ہو، ایک دکان دار کے لیے خریدار، بس ڈرائیور کے لیے مسافر، اپنے ہم ولد کے لیے بھائی یا بہن یا ڈاکٹر کے لیے مریض۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہم اس فہرست میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔ ایک سماج جتنا چھوٹا اور آسان ہوگا ایک فرد کی حیثیت اس میں اتنی ہی کم ہوگی۔

ایک جدید سماج میں جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک فرد کی بہت ساری حیثیت ہوتی ہیں جس سے سماجیات میں مجموعہ حیثیت کا نام دیا گیا ہے۔ انسان اپنی زندگی کے مختلف مراحل پر الگ الگ حیثیتوں کو حاصل کرتا ہے۔ ایک بیٹا باپ بن جاتا ہے۔ باپ دادا اور پرودا وغیرہ اسے حیثیت کے ایک سلسلے کا نام دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا مفہوم زندگی کے مختلف مراحل پر حاصل کی گئی حیثیتوں سے ہے جن کا ایک نسلسلہ ہوتا ہے۔

حاصل شدہ حیثیت ایک سماجی حیثیت ہے جسے ایک فرد پیدائش سے حاصل کرتا ہے چاہے وہ اُسے قبول کرے یا نہ کرے۔ حاصل شدہ حیثیت کے لیے عمر، ذات اور رشتہ داری کو اہم اساس مانا گیا ہے۔ آسان اور روایتی سماج حاصل شدہ

کے شوہر کو اپنی بہن کا گھر اپنی بیوی کے گھر کے مقابلے زیادہ سازگار نہیں لگتا۔ (نوگ بربی 190:2003)۔ گھسے پڑے کردار وہ عمل ہیں جن کے ذریعہ سماج کے کچھ افراد کے لیے مخصوص کرداروں کو مضبوط کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر مرد اور عورت اکثر گھسے پڑے کرداروں میں سماجی طور پر ڈھالے جاتے ہیں جو علی ارتتیب کمانے والے اور گھر چلانے والی کے طور پر ہے۔ سماجی کرداروں اور حیثیتوں کو اکثر جامد اور نا بدلنے والے کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو کہ غلط ہے۔ یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ افراد ان توقعات کو سمجھنے لگتا ہے جو کہ ایک مخصوص ثقافت میں سماجی مقام کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔ وہ ان کرداروں کو اس طرح نبھاتا ہے جس طرح انہیں واضح کیا جاتا ہے۔ سماجیانہ عمل کے ذریعہ افراد کرداروں کو اپناتے ہیں اور انہیں نبھانا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس نظریہ کو صحیح نہیں مانا جاتا۔ اس سے پہنچتا ہے کہ افراد کردار کو بنانا یا سمجھوتا کرنے کے بجائے صرف انہیں اپناتے ہیں۔ حقیقت میں سماجیانہ وہ عمل ہے جہاں افراد ایک بے جان چیزوں میں ہوتے جو کہ صرف حکم یا کسی پروگرام کا انتظار کرتے ہوں۔ افراد لگاتار چلنے والے سماجی تفاصیل کے عمل کے ذریعہ سماجی کرداروں کو سمجھنے اور اپنانے لگتے ہیں۔ یہوضاحت شاید آپ کے لیے فرد اور سماج کے تعلقات کی عکاسی کرے گی جس کے بارے میں ہم نے پہلے باب میں پڑھا تھا۔

کردار اور حیثیت معین اور جامد نہیں ہوتے۔ لوگ کرداروں اور حیثیتوں میں تفریق کے خلاف لڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ذات، نسل اور جنس کی بنیاد پر ہونے والی تفریق۔ ان کے ساتھ سماج میں بھی کچھ ایسے بھی شعبے موجود ہوتے ہیں جو ان تبدیلوں کی مخالفت کرتے ہیں

لوگ اپنے کردار کو سماجی توقعات یعنی کردار کو اپنانے اور کرداروں کو نبھانے کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ ایک بچہ اس بنیاد پر کسی عمل کو سمجھتا ہے کہ دوسرے لوگ کس طرح آگے عمل کو جانچتے اور پر کھتے ہیں۔

کردار کا نکراو ایک یا زائد منصوبوں سے جڑے کرداروں کے تضاد جوڑ سے ہے۔ یہ تباہرتا ہے جب دو یا زائد کردار سے تضاد امیدیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک عام سی مثال متوسط طبقہ کی ملازمت پیشہ خاتون کی ہو سکتی ہے جسے گھر پر ماں اور بیوی کے کردار میں اور ملازمت کے مقام اپنے پیشہ کے مطابق کردار میں مہارت دکھانی پڑتی ہے۔

سرگرمی 9

پتہ لگائیے کہ گھر کا نوکر اور تعیر کرنے والا مزدور کس طرح کے نکراو کا سامنا کرتے ہیں؟

یہ عام خیال ہے کہ مرد کردار کے نکراو کا سامنا نہیں کرتے۔ سماجیات جو کہ تجرباتی اور تقابلی سائنس دونوں ہی ہے۔ دوسری طرح سے اس کیوضاحت کرتا ہے۔

”کھاس مادری“ مردوں کے سامنے کردار کا نکراو بہت زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک طرف اپنے بیوی ایشی گھر اور دوسری طرف اپنی بیوی اور بچوں کو لے کر بہت زیادہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو حکم کا پابند بنانے کے خاطر خواہ اختیار سے خود کو محروم محسوس کرتے ہیں اور یہاں تک کہ مرنے کے بعد خود کی کمائی ہوئی جائیداد کو اپنے بچوں کو دینے کی آزادی بھی نہیں ہوتی۔

کھاسی خاتون کو یہ دباؤ اور زیادہ ہی متناہر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ بذات خود بکبھی بھی مکمل طور پر مطمئن نہیں ہو پاتیں کہ اس

ذریعہ سماج اپنے سرکش اور نافرمان افراد کو دوبارہ راست پر لاتا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ کس طرح تصورات کے معانی کے بارے میں سماجیات میں مختلف پس منظر اور بحث موجود ہیں۔ آپ کو یہ بھی یاد ہوگا کہ کس طرح وظائفی ماہرین سماجیات نے سماج کو خاص طور سے مطابقت کے طور پر اور تصادم کے ماہرین سماج کو خاص طور پر غیر متوازن غیر منطقی اور استھانی تصور کیا ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ کس طرح کچھ ماہرین سماجیات نے فردا اور سماج پر زیادہ توجہ دی ہے اور دوسروں نے فرد کی اجتماعت سے طبقہ نسل اور ذات پر توجہ دی ہے۔

تفاہی نظریے کے مطابق سماجی ضبط سے مراد ہے افراد اور گروہوں کے عمل کو مضمون کرنے کے لیے طاقت کا استعمال۔ سماج میں نظام کو بنائے رکھنے کے لیے قدرتوں اور مثالوں کو قائم کرنا۔ سماجی ضبط کو ایک طرف افراد یا گروہوں کے منحرف عمل کو

اور پھر انہیں لوگوں کے ذریعے اصولوں کے توڑنے پر سزا بھی دی جاتی ہے۔ اس لیے سماج نہ صرف کرداروں اور حیثیتوں کے ساتھ بلکہ سماجی ضبط کے ساتھ بھی کام کرنا ہے۔

سرگرمی 10

اخبارات کی رپورٹ مجع کیجیے جہاں سماج کے غالباً طبقات ان لوگوں پر کثری کرنے اور سزا دینے کی کوشش کرتے ہیں جنہوں نے سماج کی قدرتوں کی خلاف ورزی اور حد سے تجاوز کیا ہو۔

سماج اور سماجی ضبط

(Society and Social Control)

سماجی ضبط سماجیات میں بہت زیادہ استعمال ہونے والا ایک تصور ہے۔ اس سے مراد ان مختلف ذرائع سے ہے جن کے

سماجی ضبط کا آخری اور بلاشبہ سب سے پرانا ذریعہ جسمانی طاقت کا استعمال ہے یہاں تک کہ جدید جمہوریت کے کھلے خیالات والے سماج میں بھی آخری دلیل تشدید ہی ہے۔ کسی بھی ریاست کی پوس طاقت یا اس کے مساوی کسی دوسری طاقت کے استعمال کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کسی بھی تفاہی سماج میں تشدید کے استعمال کو کم سے کم اور آخری حرబے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ روزمرہ کے سماجی ضبط کے لیے تختی کے استعمال کا خوف ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ جب افراد ایسے تنظیم گروہوں میں رہتے ہیں اور کام کرتے ہیں جس میں وہ انفرادی طور پر جانے جاتے ہیں اور جس کے لیے وہ وفاداری کا جذبہ بھی رکھتے ہیں (وہ قسم جسے ماہرین سماجیاتی انتدابی گروہ کہتے ہیں) تو حقیقت میں یہک وقت انحراف عمل کے لوگوں کو راست پر لانے کے لیے کثری کے طائقہ اور تیز ذریعہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ سماجی ضبط کا ایک پہلو جس پر زور دینا ضروری ہے درحقیقت وہ اکثر غلط دعووں پر لٹکا ہوتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ اپنے ہم عمر گروہ میں اپنے بڑے بھائی ہے ضرورت کے وقت کسی مخالف کو پیٹنے کے لیے بلا یا جاسکتا ہے، کے ذریعہ ہم ضبط کا کام انجام دے سکتا ہے۔ ایسے کسی بھائی کی غیر حاضری میں بھائی کا تصور کرنا بھی ممکن ہے۔ یہ چھوٹے بچے کی تعلقات عامہ کے ہنر کا سوال ہوگا کہ کیا وہ اپنے تخلیک و حقیقی ضبط میں بدئے میں کامیاب ہوگا یا نہیں (بر ج 90:84)۔

کیا آپ نے کسی چھوٹے بچے کو یہ کہہ کر دوسرے بچے کو ڈراتے ہوئے دیکھا یا سنائے کہ میں اپنے بڑے بھائی کو بتا دوں گا۔ کیا آپ دوسری مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟

مثال کے طور پر قانون اور ریاست جدید سماج میں سماجی ضبط کے رسمی ذرائع اور طریقوں پر زور دیا جاتا ہے۔

ہر ایک سماج میں ایک دوسری طرح کا بھی سماجی ضبط ہوتا ہے جسے غیر رسمی سماجی ضبط کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یہ انفرادی، غیر سرکاری اور غیر تدوین شدہ ہوتا ہے۔ غیر رسمی ضبط کے طریقوں میں ہم مسکراہٹ، چہرے بنا، اشاراتی زبان، ناراضگی، تنقید، بنسی مذاق، طزو وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ایک ہی سماج ان کے استعمال میں اختلافات پائے جاسکتے ہیں لیکن روزمرہ کی زندگی میں ان کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔

سرگرمی 11

آپ اپنی زندگی سے کچھ ایسی مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہو کہ غیر سرکاری سماجی ضبط کس طرح کام کرتا ہے؟ کیا آپ نے اپنی جماعت یا اپنے ہم عمر گروہ کا مشاہدہ کیا ہے کہ ایک بچہ جو دوسروں سے الگ قسم کا عمل کرتا ہے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے؟ کیا آپ نے ایسے واقعات دیکھے ہیں جب بچوں کو ان کے ہم عمر گروہ اس بات کے لیے پریشان کرتے ہیں کہ وہ بھی ان کی طرح بن جائیں؟

باضبط کرنے کے لیے اور دوسری طرف افراد کے درمیان پیدا ہونے والے تناوا اور تصادم کو کم کرنے کے لیے اور سماج میں نظم و ضبط بنائے رکھنے کے لیے اپنایا جاتا ہے۔ اس طرح سماجی ضبط کو سماج میں استقرار کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے۔

تصادم نظریات کے ماہرین اکثر سماجی ضبط کو ایسے ذریعے کے طور پر زیادہ تر دیکھیں گے جس سے سماج کے غالب طبقے کا باقی سماج پر ضبط قائم کیا جاسکتا تھا۔ استقرار کو سماج کے ایک طبقے کا دوسرا طبقے پر مغلوب ہونے کی نیاد کے ذریعے دیکھا جائے گا۔ اسی طرح قانون کو طاقتوروں اور ان کے مفاد کو سماج پر رسمی اثر کے طور پر دیکھا جائے گا۔

سماجی ضبط کا مفہوم سماجی عمل، مکملیکوں اور طریقہ کار سے ہے جن کے ذریعہ انفرادی یا اجتماعی عمل کو منضبط کیا جاتا ہے۔ اس کے معنی اثرات اور گروہوں کے عمل کو منضبط کرنے کے لیے طاقت کے استعمال سے ہے اور سماج میں نظام کے لیے اقدار و نمونے نافذ کرنے سے ہے۔

سماجی ضبط رسمی یا غیر رسمی ہو سکتا ہے۔ جب ضبط کی تدوین منظم اور دوسری رسمی میکانیت کا استعمال کیا جاتا ہے تو یہ رسمی سماجی ضبط کے طریقے اور ذرائع کے طور پر جانا جاتا ہے۔

اپنی ذات کے باہر شادی کرنے پر ایک شخص نے اپنی بہن کو جان سے مارڈالا

ایک انیس سالہ لڑکی کے بڑے بھائی نے اس کا سر قم کر کے آبرو مند خود کشی کر لی۔ پولس کے مطابق یہ واقع بروز یہرتب پیش آیا جب وہ لڑکی ایک اسپتال میں داخل تھی اور اس وقت سورہ ہی تھی۔

انہوں نے کہا کہ لڑکی کے ذات سے باہر شادی کرنے پر سولہ دسمبر پر اس کے بھائی نے اس پر چاؤ سے حملہ کیا تھا اور انہیں زخموں کا علاج اسپتال میں چل رہا تھا۔ پولس نے بتایا کہ لڑکی اور اس کا عاشق 15 دسمبر کو گھر سے بھاگ گئے تھے اور 16 دسمبر کو شادی کرنے کے بعد گھر واپس آئے۔ ان کے والدین نے اس شادی کی مخالفت کی تھی۔

پنچاہیت نے بھی اس جوڑے پر دباو ڈالنے کی کوشش کی مگر انہوں نے الگ رہنے سے منع کر دیا تھا۔

انحراف کا مفہوم اس عمل سے ہے جو سماج یا گروہ کے زیادہ تر افراد کے اصولوں یا قدروں کے مطابق نہیں ہوتے ہیں۔ انحراف کو موٹے طور پر مختلف شفافتوں یا ذیلی شفافتوں میں فرق کرنے والے اصولوں اور قدروں کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اسی طرح انحراف کے تصور کو ایک وقت سے دوسرے وقت میں دعوؤں کا سامنا کرنا پڑا اور یہ تبدیل بھی ہوتے رہے۔ مثال کے طور پر ایک سماج میں خلا باز بننے کی خواہش رکھنے والی خاتون کو ایک وقت میں انحراف کے معنی میں لیا جائے گا اور دوسرے وقت میں اس کی تعریف کی جائے گی تم پہلے ہی یہ جان چک ہو کہ کس طرح سماجیات فہم عامہ سے مختلف ہے۔ اس باب میں بحث کی گئی خاص اصطلاحات اور تصورات سماج کے سماجیاتی سمجھ کی طرف بڑھنے میں آپ کی مدد کریں گے۔

پھر بھی کچھ معاملات میں سماجی ضبط کے غیر رسمی طریقے مطابقت یا فرمان برداری کو نافذ کرنے میں نا اہل ہو سکتے ہیں۔ غیر رسمی سماجی ضبط کے مختلف ذرائع ہیں۔ خاندان، مذہب، رشتہ داری وغیرہ کیا تم نے 'آبرومنڈ' خود کشی کے بارے میں سنا ہے؟ مندرجہ ذیل اخبار کی روپورٹ پڑھئے اور سماجی ضبط کے مختلف ذرائع کو پہچانئے۔

منظوری انعام یا سزا کا ایک طریقہ ہے جو سماجی توقعات کے مطابق عمل کے طریقے پر دباؤ بنائے رکھتی ہے، سماجی ضبط ثابت یا منفی ہو سکتی ہے۔ سماج کے ممبران کو توقع کے مطابق اچھا عمل کرنے پر اچھا انعام دیا جاسکتا ہے جبکہ دوسرا طرف منفی پانہ منظوری کا استعمال اصولوں کو نافذ کرنے کے لیے اور انحراف کی روک خام کے لیے کیا جاتا ہے۔

فرہنگ

نظریہ تصادم (Conflict Theories): ایک سماجیاتی تصور ہے جو انسانوں کے سماج میں موجود، تباہ و تقسیم اور مقابلہ کرنے والی دلچسپیوں پر توجہ مرکوز کرتا ہو۔ نظریہ تصادم کے ماہرین یہ مانتے ہیں کہ سماج میں ذرائع کی کمی اور ان کی قیمت ہی تصادم کو پیدا کرتی ہے کیونکہ گروہ ان ذرائع پر اپنی کپڑا اور ضبط قائم کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے کئی نظریہ تصادم کے ماہرین مارکس کی تحریروں سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔

تفاعلی نظریہ (Functionalism): ایک نظریاتی تصور جو اس خیال پر مبنی ہے کہ سماجی واقعات کو ان کاموں کی شکل میں سب سے اچھی طرح واضح کیا جاسکتا ہے جنہیں کہ وہ ادا کرتے ہیں یعنی سماج کے تسلسل کے تعاون میں وہ کرتے ہیں۔ اگر ہم اس پر غور کریں تو یہ معلوم ہو گا کہ سماج ایک پیچیدہ نظام ہے جس کے مختلف اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور کام بھی کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

شناخت (Identity): ایک فرد یا گروہ کے مزاج کی وہ خصوصیات جو یہ بتاتی ہیں کہ وہ کون ہیں اور ان کے لیے وہ کیا معنی رکھتے ہیں۔ شناخت کے کچھ اہم ذرائع بھی ہیں جن میں جنس قولیت، نسلیات، اور سماجی طبقہ شامل ہے۔

پیداوار کے ذرائع (Means of Production): وہ ذرائع جن کے ذریعے سماج میں میں اشیاء کی پیداوار کی جاتی ہے جس میں نہ صرف تکنیک بلکہ پیداوار کے سماجی تعلقات بھی شامل ہوتے ہیں۔

بینی سماجیات اور بین سماجیات (**Microsociology and Macrosociology**): آئنے سامنے کے تفاعل کے دوران روزمرہ کے کردار کا مطالعہ اکثر بینی سماجیات کہلاتا ہے۔ بینی سماجیات میں تجزیہ ذاتی طور پر چھوٹے گروہوں میں ہوتا ہے یہ بین سماجیات سے مختلف ہے جو کہ بڑے سماجی ڈھانچے سے جڑا ہوا ہے جیسے سیاسی یا معاشری نظام۔ حالانکہ یہ مختلف دکھتے ہیں لیکن آپس میں گہرے جڑے ہوتے ہیں۔

پیدائش (Natal): یہ کسی کی جائے پیدائش یا وقت کے ساتھ جڑا ہوا تصور ہے۔

معیار (Norms): کردار کے اصول جو کسی ثقافت کی قدروں کی مخصوص شکل کا اظہار کرتے ہیں جو کردار کی دی گئی قموموں کے بارے میں مشورہ دیتے ہیں یا پھر ان کی ممانعت کرتے ہیں۔ معیار کے پیچھے ہمیشہ ایک یا دوسرا طرح کی منظوری شامل ہوتی ہے جو غیر رسمی ناظوری سے رسمی مثال کے طور پر جسمانی سزا یا سزاۓ موت میں بدلتی رہتی ہے۔

منظوری (Sanctions): انعام یا سزا کا طریقہ جو سماجی طور پر متوقع کردار کو مضبوطی فراہم کرتا ہے۔

مشقین

- 1 - سماجیات میں ہمیں خاص اصطلاحات اور تصورات کے استعمال کی ضرورت کیوں ہوئی؟
- 2 - سماج کے ایک فرد کے طور پر آپ مختلف گروہوں کے ساتھ تفاعل کرتے ہو گے؟ سماجیاتی نظریے سے آپ ان گروہوں کو کس طرح دیکھتے ہیں؟
- 3 - کیا آپ نے اپنے سماج میں موجود طبقہ بندی کے نظام کا مشاہدہ کیا ہے؟ انسان کی زندگی کس طرح اس طبقہ بندی سے متاثر ہوتی ہے؟
- 4 - سماجی ضبط کیا ہے؟ کیا آپ سوچتے ہیں کہ سماج کے مختلف مراحل پر سماجی ضبط کے طریقے الگ الگ ہوتے ہیں؟ بحث کیجیے۔
- 5 - مختلف حیثیتوں اور کردار کو پہچانیے جنہیں آپ ادا کرتے ہیں اور جنہیں آپ کی شمولیت ہوتی ہو؟ کیا آپ یہ سوچتے ہیں کہ کردار اور حیثیت بدلتی ہے؟ بحث کیجیے کہ یہ کب اور کس طرح بدلتے ہیں۔

مطالعہ

برجر، ایل۔ پیٹر 1976 انڈیشن ٹو سوشیولاجی: آہومانٹک پر سپیکٹریو۔ پین گون ہارمنڈسن ور تھے۔

بائٹومور، ٹوم، اینڈ رو برٹ نسپیٹ، 1978۔ اے ہسٹری آف سوشیولاجیکل انالیزرز۔ بیسک بکس، نیویارک۔

بائٹومور ٹوم۔ 1972 سوشیولاجی، منچ بکس: نیویارک۔

دیش پانڈے، ستیش، 2003 کنٹم پریری انڈیا: آسوشیولاجیکل ویو، وائی گنگ، دہلی۔

فرنائزد، فرینکو۔ میک وان، جوتنا اینڈ راما تھن یوسو گنا، 2004 جریز ٹو فریڈم ولت زیپو: سامایا، کولکاتہ۔

گید نیں انھوئی، 2001۔ سوشیولاجی: فور تھا اینڈیشن۔ بولیٹ پر لیس کیمبرج۔

جنے رام این، 1987۔ انٹرو ڈکٹری سوشیولاجی: میک ملین انڈیا لینیڈ، دہلی

نوگری۔ ٹپلت 2003 جیڈ رائینڈ دی کھاس فیملی اسٹرکچر: دی میگھالیہ سکسیشن ٹو سیلف ایکواڑ: پرو پرٹی ایکٹ، 1984، ان

ایڈ ریگے، شرمیلا: سوشیولاجی آف جینڈر دی چیلنج آف فیمنسٹ سوشیولاجیکل نالج، صفحہ

194-192 سین پبلیکیشنز نئی دہلی۔ صفحہ 183 اتا 194۔

سری نواس، ایم۔ این۔ 1996 ویٹچ، کاست، جیڈ رائینڈ میتھڈ، اسکفورڈ یونیورسٹی پر لیس، نئی دہلی۔